



عظیم شہزاد کی کپتانی میں کھیلنے کا ارادہ رکھتا ہوں

جو لوگ ملک کے بارے میں نہیں سوچ سکتے ان کی تقرری نہیں ہونی چاہیے اور جنھوں نے خود اعتراف کیا کہ وہ جان بوجھ کر ایک بیچ ہمارے تھے

کراچی (این این آئی) پاکستان کرکٹ بورڈ کے سابق کپتان شہزاد نے کہا کہ وہ پاکستان کرکٹ بورڈ کے لیے کئی سالوں سے کوشاں رہا ہے اور وہ اسے بہتر بنانے کے لیے کوشاں رہا ہے۔ شہزاد نے کہا کہ وہ پاکستان کرکٹ بورڈ کے لیے کئی سالوں سے کوشاں رہا ہے اور وہ اسے بہتر بنانے کے لیے کوشاں رہا ہے۔

کراچی (این این آئی) پاکستان کرکٹ بورڈ کے سابق کپتان شہزاد نے کہا کہ وہ پاکستان کرکٹ بورڈ کے لیے کئی سالوں سے کوشاں رہا ہے اور وہ اسے بہتر بنانے کے لیے کوشاں رہا ہے۔



انٹرنیشنل اسکواش چیمپئن شپ، احسن ایاز نے فائنل میں جگہ بنانی میں تبدیلی کر دی گئی



انٹرنیشنل اسکواش چیمپئن شپ، احسن ایاز نے فائنل میں جگہ بنانی میں تبدیلی کر دی گئی

انٹرنیشنل اسکواش چیمپئن شپ، احسن ایاز نے فائنل میں جگہ بنانی میں تبدیلی کر دی گئی۔ انٹرنیشنل اسکواش چیمپئن شپ، احسن ایاز نے فائنل میں جگہ بنانی میں تبدیلی کر دی گئی۔

چیمپئنز کپ ون ڈے ٹورنامنٹ: پینتھر نے ڈولفنز کو 50 رنز سے ہرا دیا



پینتھر نے ڈولفنز کو 50 رنز سے ہرا دیا

پینتھر نے ڈولفنز کو 50 رنز سے ہرا دیا۔ پینتھر نے ڈولفنز کو 50 رنز سے ہرا دیا۔ پینتھر نے ڈولفنز کو 50 رنز سے ہرا دیا۔

سواتھو ایشین جونیئر ریلیکس چیمپئن شپ: پاکستان کوئی بھی میڈل نہ جیت سکا



پاکستان کوئی بھی میڈل نہ جیت سکا۔ پاکستان کوئی بھی میڈل نہ جیت سکا۔ پاکستان کوئی بھی میڈل نہ جیت سکا۔

اسٹونکر ولڈ کپ: پاکستانی کھلاڑیوں نے اپنے دونوں میچز جیت لیے

اسٹونکر ولڈ کپ: پاکستانی کھلاڑیوں نے اپنے دونوں میچز جیت لیے۔ اسٹونکر ولڈ کپ: پاکستانی کھلاڑیوں نے اپنے دونوں میچز جیت لیے۔

ڈیوٹ کپ، پاکستان اور بابر ڈوٹس کے درمیان ٹائی پہلے روز ایک سے برابر

ڈیوٹ کپ، پاکستان اور بابر ڈوٹس کے درمیان ٹائی پہلے روز ایک سے برابر۔ ڈیوٹ کپ، پاکستان اور بابر ڈوٹس کے درمیان ٹائی پہلے روز ایک سے برابر۔

پاکستان کیخلاف ٹیسٹ سیریز میں تاریخی کامیابی پر بنگلہ دیش ٹیم کو بڑا انعام

پاکستان کیخلاف ٹیسٹ سیریز میں تاریخی کامیابی پر بنگلہ دیش ٹیم کو بڑا انعام۔ پاکستان کیخلاف ٹیسٹ سیریز میں تاریخی کامیابی پر بنگلہ دیش ٹیم کو بڑا انعام۔



SHOWBIZ



شوہر کے سسر نے بیٹے اور بیٹی کے لیے لندن میں 231 کروڑ کا عیاشانہ گھر خرید لیا۔ شوہر کے سسر نے بیٹے اور بیٹی کے لیے لندن میں 231 کروڑ کا عیاشانہ گھر خرید لیا۔



مریم نفیس کے نئے فوٹو شوٹ نے مداحوں کو گرویدہ بنا لیا



مریم نفیس کے نئے فوٹو شوٹ نے مداحوں کو گرویدہ بنا لیا۔ مریم نفیس کے نئے فوٹو شوٹ نے مداحوں کو گرویدہ بنا لیا۔



گلکارہ ملکہ نرم نور جہاں کے مداح ان کا 98 واں یوم پیدائش 21 ستمبر کو منائیں گے



گلکارہ ملکہ نرم نور جہاں کے مداح ان کا 98 واں یوم پیدائش 21 ستمبر کو منائیں گے۔ گلکارہ ملکہ نرم نور جہاں کے مداح ان کا 98 واں یوم پیدائش 21 ستمبر کو منائیں گے۔

شاہ رخ خان دیپیکا پڈوکون سے ملنے ہسپتال پہنچ گئے



شاہ رخ خان دیپیکا پڈوکون سے ملنے ہسپتال پہنچ گئے۔ شاہ رخ خان دیپیکا پڈوکون سے ملنے ہسپتال پہنچ گئے۔

شاہ رخ خان اپنی سفید رولرز اس گاڑی میں ہسپتال پہنچے



شاہ رخ خان اپنی سفید رولرز اس گاڑی میں ہسپتال پہنچے۔ شاہ رخ خان اپنی سفید رولرز اس گاڑی میں ہسپتال پہنچے۔

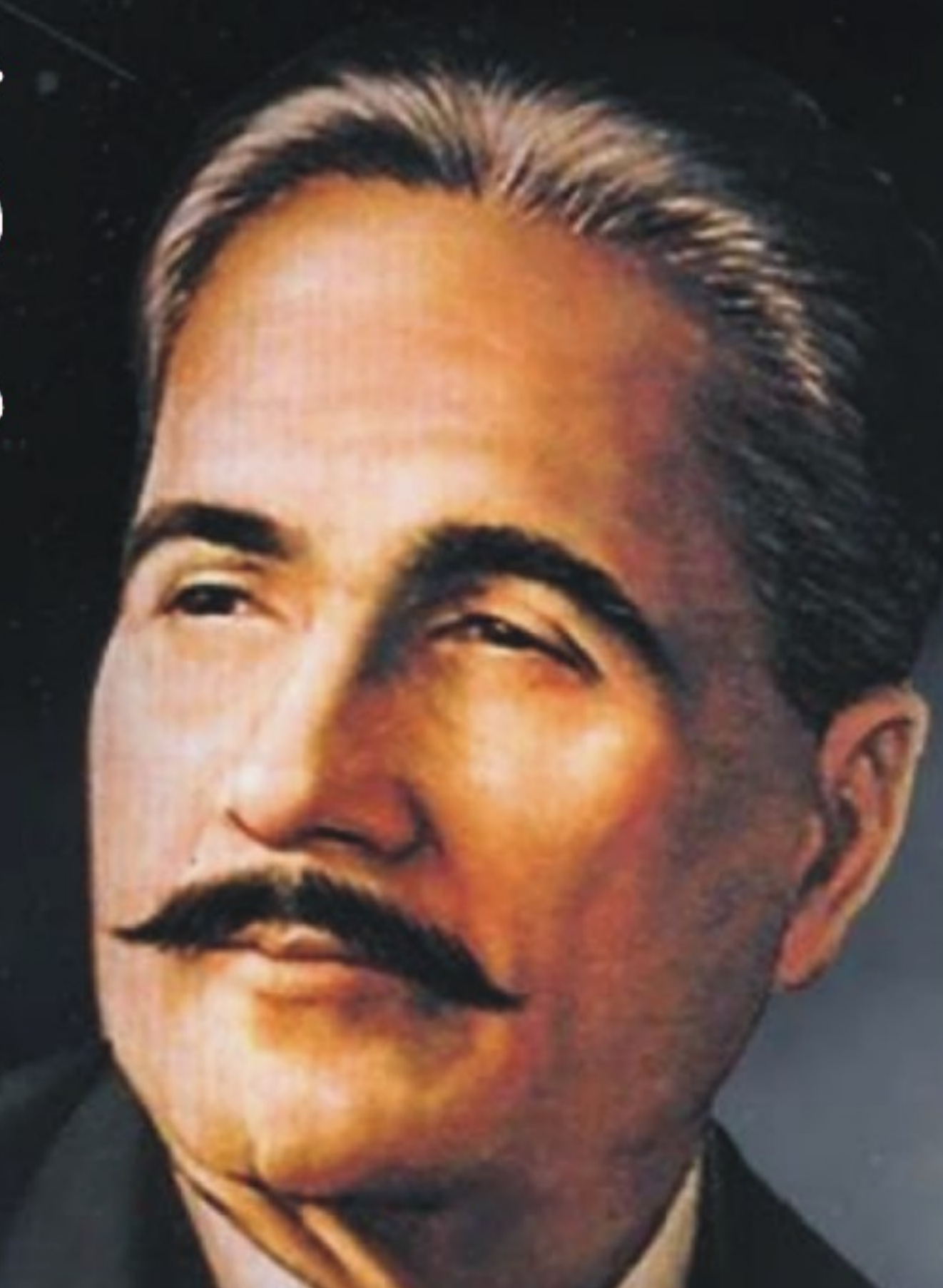
اداکارہ سنبھل اقبال نے عمرے کی سعادت حاصل کر لی



اداکارہ سنبھل اقبال نے عمرے کی سعادت حاصل کر لی۔ اداکارہ سنبھل اقبال نے عمرے کی سعادت حاصل کر لی۔

قسط ۲۲

روزنامہ لاہور



تو شاہیں ہے پرواز ہے کام تیرا تیرے سامنے آسمان اور بھی ہیں

اقبال یومِ ۱۰ نومبر

”علامہ اقبال: تقریریں، تحریریں اور بیانات“ کے نام سے کتاب 1944 میں شائع ہوئی جس میں مفکر پاکستان کی متنوع نثری تحریریں شامل ہیں۔ مختلف ناموں اور تراجم کے ساتھ اس کے متعدد ایڈیشن شائع ہوئے تاہم اقبال اکادمی کے زیر اہتمام اقبال احمد صدیقی نے اس کا ترجمہ کیا۔ کہنہ مشق مصنف ہونے کی وجہ سے اُن کا ترجمہ رواں، شستہ اور معیاری یومِ ولادت کے موقع پر اس کتاب میں سے ایک مضمون نذرِ قارئین ہے۔

جو دوسروں میں خوف کا وہم بھونک دے۔ یہ حکمرانی ہوئی چاہے بغیر فوج کے، بغیر خزانے کے، بغیر قید خانے اور بغیر پولیس کے۔ اسی طرح کا فرمانروا یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ وہ حق الہی کے تحت حکمران ہے۔ تاریخ کے حوالے سے یہ ظاہر ہو جائے گا کہ پیغمبر اسلام ﷺ باہر ایسے ہی فرمانروا تھے۔ ان کے پاس کوئی فوج نہ تھی جو عامۃ الناس کو ان کے مقصد کے لئے قہقہہ کر سکے۔ وہ جہیم تھے اور تنہا تھکے ہوئے تاکہ برعنائیوں کی ان طاقتوں سے تبرہ آزما ہو سکیں جو ہر چہار جانب مٹلا رہی تھیں۔ بجائے اس کے کہ ان کے

بھروسے غائب ہو گئی۔ ایک بار پھر غصے سے ایک دوسرے کو کھٹکتے رہے، میں نے ہاتھ کے اشارے سے دوست کو ذیل روڈ کی طرف مڑنے کو کہا اور دوست نے ایسا ہی کیا۔ جوں ہی ہم ڈبل روڈ میں داخل گئے تو عجیب قیامت کا منظر تھا پیدل چلنے والے اور موٹر سائیکل والے لٹو پھر بھی رینگ رہے تھے۔ پر گاڑیوں کی لمبی قطاریں بالکل ساکت تھیں تھیں، اس پریشانی میں صرف استاد غلام علی کی آواز ہی تھی جو ہمارے چہروں پر مسکراہٹ بکھیر رہی تھی، ڈیرنگ رکے رہے۔ ہومباکس نکالا پھر سے ٹولڈیکھتے پرنظریں دوڑائی کیونکہ اقبال ڈسے کے حوالے سے چھیٹا مہظر ابھی ذہن سے نہیں نکلا تھا، اسی سوچ میں تھو کے پھر سے سکرین ٹولے گا تو اقبال کے ڈیسر مارے اشعار نظر سے گزرے۔ اقبال کی شاعری اتنی آسان نہیں کہ آسانی سے سمجھ کر رائے دی جائے لیکن ایک شعر جو ہم بچپن سے سنتے اور کھتے آ رہے ہے سب سے زیادہ پوسٹ کیا گیا تھا کہ ”افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر“ اس میں تھوڑی دیر کے لیے خوش ہوا، میرا دوست جو سیرنگ پر ہاتھ رکھے کسی خیال میں کھویا ہوا تھا پانک جھاگ اور میرے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر خوشی کی وجہ معلوم کرنے لگے، میں اقبال کے اس شعر کا وہی بند دوبارہ ”تایا“ افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر“ وہ نصیب سے میری طرف دیکھنے لگے اور کہنے لگے اس میں مسکرانے والی کیا بات ہے، میں نے کہا بھائی میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں کی اس میں مسکرانے والی کوئی بات نہیں ہے، میرے دوست نے پھر غصے کے عالم میں چہرہ معلوم کرنے کی کوشش کی، اس وقت ہم ڈبل روڈ سے نکل کر کشمیر ہائی وے میں داخل ہو رہے تھے، تین وقت میں دوبارہ سرخ تہی نے ہمیں رکھے پرجبور کر دیا، میرے دوست نے پھر سے مسکراہٹ اور تھقتے والی بات کی کہ وہ چہرہ معلوم کرنے کے لیے خاموش رہا لیکن میرا دوست میرے تاثرات کو دیکھتے ہوئے اندازہ لگا رہا تھا کہ باہمی کی طرح اس دفعہ بھی کوئی ایسی ہیجڑی تفریح کر لے گا کہ اس بار میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا، سادہ الفاظ میں بتایا کہ ”اقوام کی تقدیر افراد کی ہاتھوں میں ہوتی ہے“ میرا دوست مجھ سے مخاطب ہونے والا تھا کہ بہتر بننے لگے اور راولپنڈی (پنجاب) سے اسلام آباد (دقائق) کے حدود میں داخل ہو گئے، اب مجھے موقع ملا کہ اپنی بات کو مزید واضح طور پر بیان کر دوں، میں نے کہا کہ یہ اہل حقیقت تھے کہ افراد ہی قوم کی تقدیر بناتے ہیں، ان کے ہاتھوں میں قوم کی باگ ڈور، عزت، ترقی و استحکام ہوتی ہے، لیکن اسلامی جمہوریہ پاکستان کا جائزہ لے تو ہم ان چند برصغیر قومیوں کی فہرست میں آتے ہیں جن کی تقدیر چند کرپٹ، بداخلاق، بدعاش، اور کن ذہن لوگوں کے ہاتھوں میں ہے جو نہ صرف اس قوم کو تباہ و برباد کر رہے ہیں بلکہ آنے والی نسل کی بربادی کے لیے بھی کوئی کڑی پالیسی نہیں چھوڑ رہے ہیں، عالمی سطح پر

فرمانروائی کا الہی حق

شاہر مشرق حضرت علامہ اقبال کے مطابق ایک نظریے کی وضاحتی وسائل کے علاوہ بادشاہ کچھ نفسیاتی طریقے بھی استعمال کرتے تھے جن کے ذریعے وہ عوام کو خوف زدہ رکھتے تھے۔ مثال کے طور پر انہوں نے بیٹے کو رکھا تھا کہ وہ عامۃ الناس کی نظروں سے اوجھل رہیں۔ مثل فرمانروا کے استعمال کرتے۔ آزادی کی آواز کو دبانے کے لئے ان کے پاس اپنی پولیس اور قید خانے موجود تھے ان کے پاس بے پناہ دولت موجود تھی جس سے دوست اور جاہلی خریعے جانتے تھے۔

انہوں نے اپنی قوم کے سامنے اعلان کیا کہ ”میں ایک بشر ہوں تم ہی جیسا“۔ پیغمبر اسلام ﷺ لوگوں میں ایسے عمل ل جاتے جیسے وہ ان میں سے ایک ہوں۔ چنانچہ جب کوئی ایسی مسہر میں آتا اور وہاں مسلمانوں کا اجتماع ہوتا تو اسے دریافت کرنا پڑتا کہ ”آپ میں سے مجھ (ﷺ) کون ہیں؟“ انہوں نے خود کو اپنی قوم میں اس درجہ بدمعاش کر دیا تھا کہ ایک بادشاہ کی حیثیت سے انہوں نے بھی اپنے پیٹے ہوئے کپڑے میں

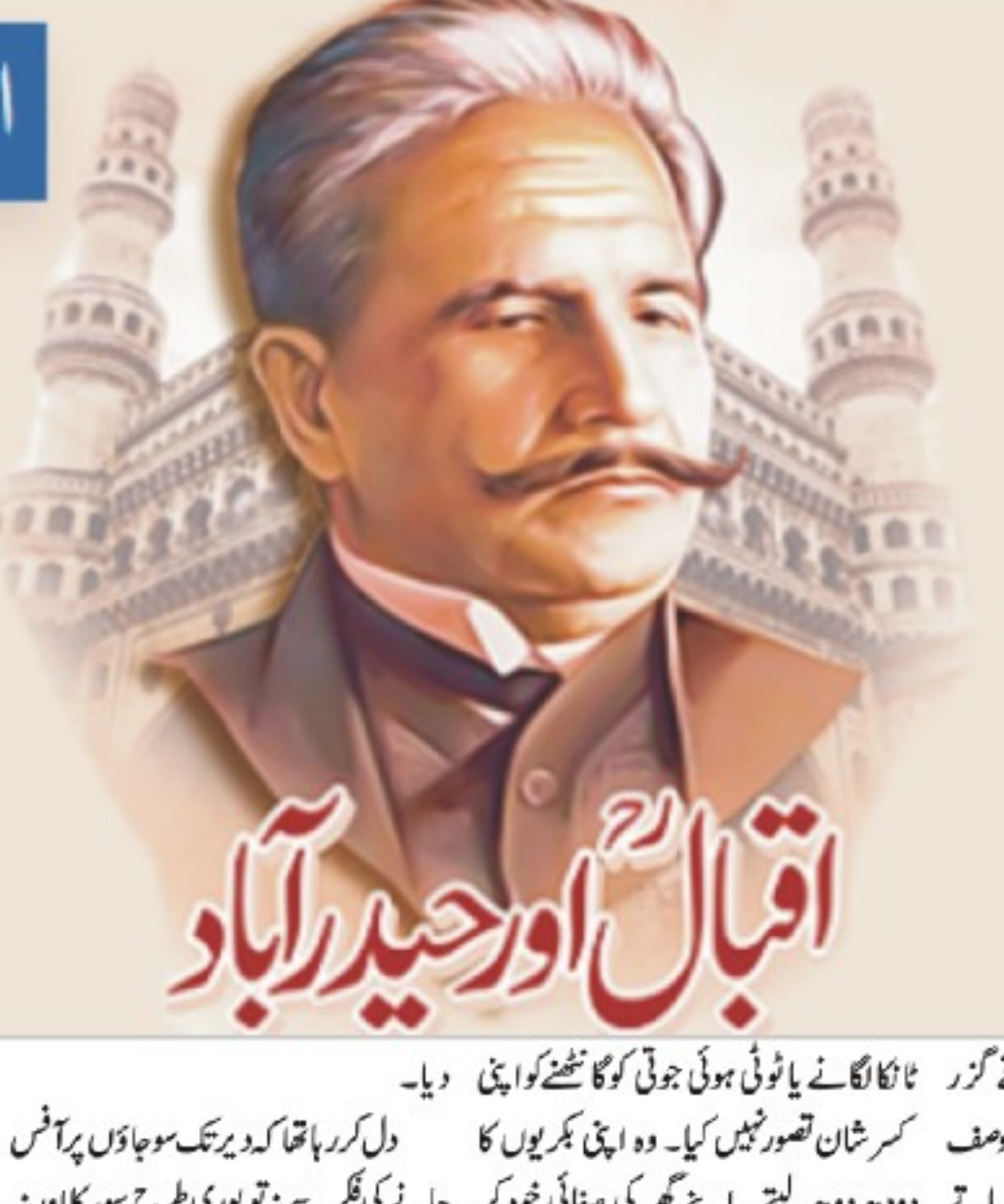
مشرق، عظیم منکر ڈاکٹر علامہ محمد اقبال کا یوم ولادت ہے۔ موٹل میڈیا یہ ان کے مختلف کلام اور نظریہ حیات کے حوالے سے مختلف پہلوں پر سنٹرلٹی کی گئی ہے، ان اشعار پر نظر دوڑانے کے بعد نیند کا غلبہ بھی کافی حد تک کم ہو گیا اور یوں نہ چاہتے ہوئے بھی آفس جانے کی ٹھان لی لیکن دل ہی دل میں سوچتا رہا کہ اس کا بھائی بھی جنگ میں مارا گیا۔ اس نے اپنا سوال دہرایا اور جواب پایا کہ اس کا بیٹا بھی قتل ہو گیا۔ اس نے پھر اپنے سوال کے جواب پر اصرار کیا اور دریا پخت کیا ڈسے کی جتنی قسم کر کے اسے بھی ایک عام نام میں شامل کر دیا گیا ہے۔ اس سال امید پیدا

میرا دوست اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہنے لگے کہ اقتدار کی کسی میں باری باری سے گدی نشین ہونے والے چند افراد نے اس ملک کی تقدیر اور جڑوں کو ہی یقیناً ہلا کر رکھ دیا ہے، یہ خود انہی بھی تھے جو یا پتے کو پارک بھاگ جاتے ہیں۔ پاکستان میں تعلیم والا اپنی تعلیم سمجھتے ہیں، یہ ہر ممکن کوشش کرتے ہیں پاکستان کا خزانہ بھی لوٹیں اور اس کو پانامہ سوئس بینکوں یا کسی اور خفیہ مقام پر منتقل کریں تا جاگز طریقے سے ٹیکس دینے سے بچ سکیں، یہ اپنے اثاثے اور کاروبار کو ملک سے باہر لے جاتے ہیں۔

انہوں نے اپنی قوم کے سامنے اعلان کیا کہ ”میں ایک بشر ہوں تم ہی جیسا“۔ پیغمبر اسلام ﷺ لوگوں میں ایسے عمل ل جاتے جیسے وہ ان میں سے ایک ہوں۔ چنانچہ جب کوئی ایسی مسہر میں آتا اور وہاں مسلمانوں کا اجتماع ہوتا تو اسے دریافت کرنا پڑتا کہ ”آپ میں سے مجھ (ﷺ) کون ہیں؟“ انہوں نے خود کو اپنی قوم میں اس درجہ بدمعاش کر دیا تھا کہ ایک بادشاہ کی حیثیت سے انہوں نے بھی اپنے پیٹے ہوئے کپڑے میں

سے یہ دعویٰ اور عوام کی جانب سے یہ عقیدہ جاز ہے اور اس استحقاق کے لئے ان کے پاس جواز کیا ہے؟ بظاہر ان میں کوئی الہی صفت موجود نہیں۔ وہ اپنی حاکمیت کو برقرار رکھنے کیلئے عام انسان کے ذہب اور طریقے استعمال کرتے۔ آزادی کی آواز کو دبانے کے لئے ان کے پاس اپنی پولیس اور قید خانے موجود تھے ان کے پاس بے پناہ دولت موجود تھی جس سے دوست اور جاہلی خریعے جانتے تھے۔

اقبال اور حیدرآباد



آدی تھے جن پر کئی دن کے قافے گزر جاتے۔ عرب کے حکمران ہونے کے باوجود وہ بھوکے سخت چٹائی پر استراحت فرماتے تھے تاکہ ان کی کمر مہارک پر بھجور کے پتوں دیتے ایک بار مسلمانوں کا ایک گروہ سرگرم سفر تھا۔ جب کھانے کا وقت آیا اور سب لوگ کھانا کھا رہے تھے تو پورے علاقے کے بادشاہ بن گئے۔ لیکن وہ قید خانے اور پولیس کے ناموں سے بھی آشنا نہ تھے۔ واقف وہ ایسے حکمران تھے جو مافوق البشر قسم کے عطا کردہ حق کی بنا پر حکومت کر رہے تھے۔ اس کا بڑی ہی سبب یہ تھا کہ انہوں نے جو فرمانروا بنایا، نام کام مجھے خود ہی بنا چاہیے۔ ایسے تھے جو حد طاقتور فرمانروا کہ ان کی جیسا چشم عالم نے شاید ہی سمجھا ہو، ایسا فرمانروا جس نے اپنی قوم کے افراد کے جسموں پر ہی نہیں دلوں پر بھی حکمرانی کی۔ ایسا بادشاہ جس کے پاس نہ فوج تھی نہ نجل نہ خزانہ، بغیر ان متعدد درجوں کے جنہیں دنیا دار رکھنے کیلئے استعمال کرتے ہیں۔ وہ لوگوں کے ساتھ ایسے ہی بے تکلف تھے جیسے کہ ان میں سے کوئی ایک دوسرے کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ انہوں نے اپنی شخصیت کو ہر ممکن ہالے سے آزار دہن کیلئے ہر چہن کیا۔ اس کے باہم وہ بادشاہ تھے جن سے ان کی قوم ایسے محبت کرتی جیسی شاید ہی کسی نے اپنے بادشاہ سے محبت کی ہو۔ ان کے ایک صحابی نے جب یہ سنا کہ ایک معر کے رسول اللہ ﷺ کے دانت شہید ہو گئے تو انہوں نے اپنے تمام دانت گرا دیے۔ جب ایک جنگ کے خاتمہ

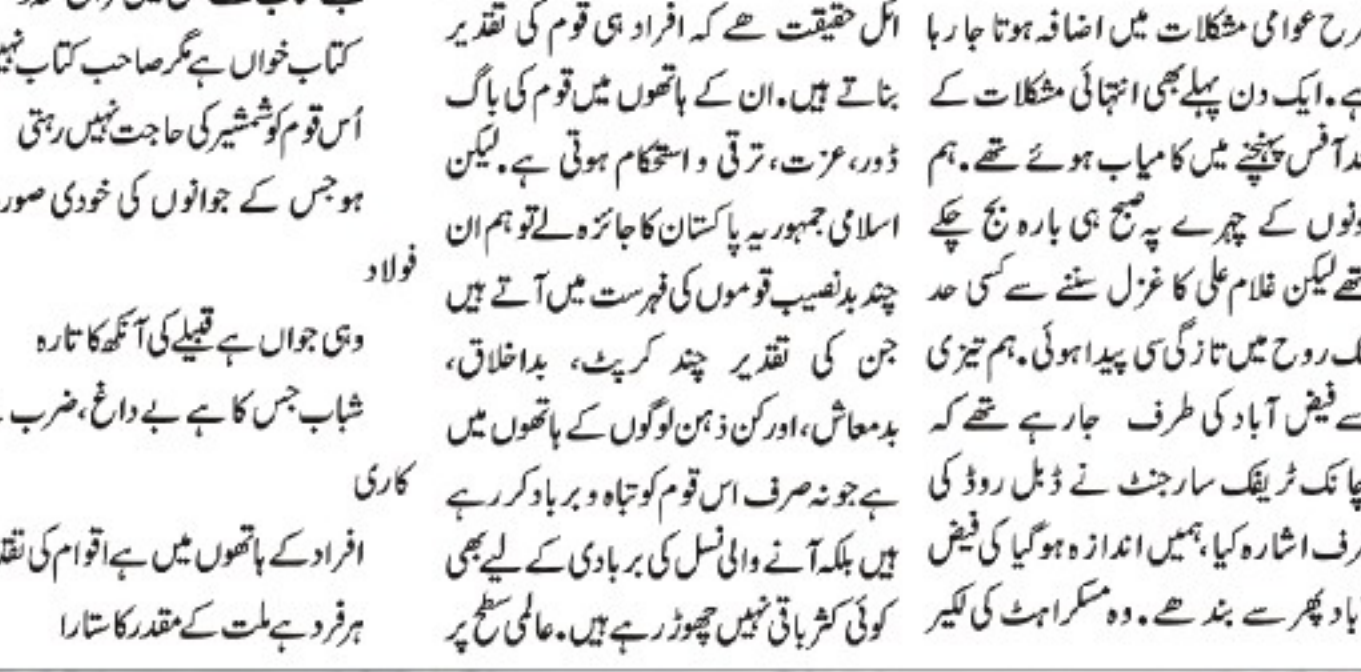
میرا دوست اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہنے لگے کہ اقتدار کی کسی میں باری باری سے گدی نشین ہونے والے چند افراد نے اس ملک کی تقدیر اور جڑوں کو ہی یقیناً ہلا کر رکھ دیا ہے، یہ خود انہی بھی تھے جو یا پتے کو پارک بھاگ جاتے ہیں۔ پاکستان میں تعلیم والا اپنی تعلیم سمجھتے ہیں، یہ ہر ممکن کوشش کرتے ہیں پاکستان کا خزانہ بھی لوٹیں اور اس کو پانامہ سوئس بینکوں یا کسی اور خفیہ مقام پر منتقل کریں تا جاگز طریقے سے ٹیکس دینے سے بچ سکیں، یہ اپنے اثاثے اور کاروبار کو ملک سے باہر لے جاتے ہیں۔

اسپیشل فیچر

راستے سے اسلام آباد داخل ہو جائیں کیونکہ راولپنڈی اور اسلام آباد کے جس طرح جلے تھانے کا نام نہیں لے رہے اسی طرح عوامی مشکلات میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ ایک دن پبلک سٹی انجمنی مشکلات کے بعد آفس پہنچنے میں کامیاب ہوئے تھے، ہم دونوں کے چہرے پہ سچ ہی بارہ بج چکے تھے لیکن غلام علی کا غزل سننے سے کسی حد تک روح میں تازگی ہی پیدا ہوئی، ہم تیزی سے فیض آباد کی طرف جا رہے تھے کہ اچانک ٹریفک سار جنت سے ڈبل روڈ کی طرف اشارہ دیا گیا، ہمیں اندازہ ہو گیا کہ فیض آباد پھر سے بند ہے، وہ مسکراہٹ کی کثیر

نا کھانے یا ٹوٹی ہوئی جوتی لگا کر نکلنے کو اپنی کسر شان تصور نہیں کیا۔ وہ اپنی کمریوں کا دودھ دودھ لیتے۔ اپنے گھر کی صفائی خود کر لیتے۔ گھر کے کاموں میں ہاتھ بٹا دیتے ایک بار مسلمانوں کا ایک گروہ سرگرم سفر تھا۔ جب کھانے کا وقت آیا اور سب لوگ کھانا کھا رہے تھے تو پورے علاقے کے بادشاہ بن گئے۔ لیکن وہ قید خانے اور پولیس کے ناموں سے بھی آشنا نہ تھے۔ واقف وہ ایسے حکمران تھے جو مافوق البشر قسم کے عطا کردہ حق کی بنا پر حکومت کر رہے تھے۔ اس کا بڑی ہی سبب یہ تھا کہ انہوں نے جو فرمانروا بنایا، نام کام مجھے خود ہی بنا چاہیے۔ ایسے تھے جو حد طاقتور فرمانروا کہ ان کی جیسا چشم عالم نے شاید ہی سمجھا ہو، ایسا فرمانروا جس نے اپنی قوم کے افراد کے جسموں پر ہی نہیں دلوں پر بھی حکمرانی کی۔ ایسا بادشاہ جس کے پاس نہ فوج تھی نہ نجل نہ خزانہ، بغیر ان متعدد درجوں کے جنہیں دنیا دار رکھنے کیلئے استعمال کرتے ہیں۔ وہ لوگوں کے ساتھ ایسے ہی بے تکلف تھے جیسے کہ ان میں سے کوئی ایک دوسرے کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ انہوں نے اپنی شخصیت کو ہر ممکن ہالے سے آزار دہن کیلئے ہر چہن کیا۔ اس کے باہم وہ بادشاہ تھے جن سے ان کی قوم ایسے محبت کرتی جیسی شاید ہی کسی نے اپنے بادشاہ سے محبت کی ہو۔ ان کے ایک صحابی نے جب یہ سنا کہ ایک معر کے رسول اللہ ﷺ کے دانت شہید ہو گئے تو انہوں نے اپنے تمام دانت گرا دیے۔ جب ایک جنگ کے خاتمہ

میرا دوست اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہنے لگے کہ اقتدار کی کسی میں باری باری سے گدی نشین ہونے والے چند افراد نے اس ملک کی تقدیر اور جڑوں کو ہی یقیناً ہلا کر رکھ دیا ہے، یہ خود انہی بھی تھے جو یا پتے کو پارک بھاگ جاتے ہیں۔ پاکستان میں تعلیم والا اپنی تعلیم سمجھتے ہیں، یہ ہر ممکن کوشش کرتے ہیں پاکستان کا خزانہ بھی لوٹیں اور اس کو پانامہ سوئس بینکوں یا کسی اور خفیہ مقام پر منتقل کریں تا جاگز طریقے سے ٹیکس دینے سے بچ سکیں، یہ اپنے اثاثے اور کاروبار کو ملک سے باہر لے جاتے ہیں۔



میرا دوست اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہنے لگے کہ اقتدار کی کسی میں باری باری سے گدی نشین ہونے والے چند افراد نے اس ملک کی تقدیر اور جڑوں کو ہی یقیناً ہلا کر رکھ دیا ہے، یہ خود انہی بھی تھے جو یا پتے کو پارک بھاگ جاتے ہیں۔ پاکستان میں تعلیم والا اپنی تعلیم سمجھتے ہیں، یہ ہر ممکن کوشش کرتے ہیں پاکستان کا خزانہ بھی لوٹیں اور اس کو پانامہ سوئس بینکوں یا کسی اور خفیہ مقام پر منتقل کریں تا جاگز طریقے سے ٹیکس دینے سے بچ سکیں، یہ اپنے اثاثے اور کاروبار کو ملک سے باہر لے جاتے ہیں۔

میرا دوست اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہنے لگے کہ اقتدار کی کسی میں باری باری سے گدی نشین ہونے والے چند افراد نے اس ملک کی تقدیر اور جڑوں کو ہی یقیناً ہلا کر رکھ دیا ہے، یہ خود انہی بھی تھے جو یا پتے کو پارک بھاگ جاتے ہیں۔ پاکستان میں تعلیم والا اپنی تعلیم سمجھتے ہیں، یہ ہر ممکن کوشش کرتے ہیں پاکستان کا خزانہ بھی لوٹیں اور اس کو پانامہ سوئس بینکوں یا کسی اور خفیہ مقام پر منتقل کریں تا جاگز طریقے سے ٹیکس دینے سے بچ سکیں، یہ اپنے اثاثے اور کاروبار کو ملک سے باہر لے جاتے ہیں۔



میرا دوست اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہنے لگے کہ اقتدار کی کسی میں باری باری سے گدی نشین ہونے والے چند افراد نے اس ملک کی تقدیر اور جڑوں کو ہی یقیناً ہلا کر رکھ دیا ہے، یہ خود انہی بھی تھے جو یا پتے کو پارک بھاگ جاتے ہیں۔ پاکستان میں تعلیم والا اپنی تعلیم سمجھتے ہیں، یہ ہر ممکن کوشش کرتے ہیں پاکستان کا خزانہ بھی لوٹیں اور اس کو پانامہ سوئس بینکوں یا کسی اور خفیہ مقام پر منتقل کریں تا جاگز طریقے سے ٹیکس دینے سے بچ سکیں، یہ اپنے اثاثے اور کاروبار کو ملک سے باہر لے جاتے ہیں۔

